

مخلص طالب، یقینی یابندہ

نمبر 3490

ایک خطبہ

جو جمعرات، 16 دسمبر، 1915 کو شائع ہوا

جو خداوند کے دن، 26 فروری، 1871 کو، سی۔ ایچ۔ اسپرژن نے میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوننگٹن میں سنایا

"اگر تُو اُسے ڈھونڈے تو وہ تجھ کو مل جائے گا۔"

تواریخ 19:28

اگرچہ یہ کلام سلیمان کے نام فرمایا گیا، لیکن اسے آج کی شب یہاں موجود ہر بے توبہ شخص پر بھی بلا توقف صادق کیا جا سکتا ہے، کیونکہ کتاب مقدس میں کئی ایسے فرمودات ہیں جو تمام بے دینوں پر لاگو ہوتے ہیں، جیسے: "جب تک خداوند مل سکتا ہے اُس کے طالب ہو؛ جب تک وہ نزدیک ہے اُس کو پکارو" اور وہ اور بھی، "جو ڈھونڈتا ہے وہ پاتا ہے، اور جو کھٹکھٹاتا ہے اُس کے لیے کھولا جائے گا۔"

اگر ممکن ہوتا تو میں ہر ایک سامع کے پاس جاتا، اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہتا، "اگر تُو اپنے خدا کو ڈھونڈے، تو وہ تجھ پر ظاہر ہوگا"۔ ہاں، تجھ پر بھی۔ میں تم سے التماس کرتا ہوں کہ اسے اپنے لیے سُنو—اپنے ہمسایہ کے لیے نہیں، نہ اُس کے لیے جو تجھ سے بہتر یا بدتر ہے، بلکہ صرف تیرے لیے۔

تُو، اے نوجوان، اور تُو، جو عمر میں پختہ ہو چکا ہے؛ تُو، ہر عمر، ہر طبقے، اور ہر جنس سے—"اگر تُو اُسے ڈھونڈے تو وہ تجھ کو مل جائے گا۔"

میں جانتا ہوں کہ وہ لوگ جو دین کے بارے میں کچھ سوچتے ہیں مگر اُسے نہیں سمجھتے، وہ عموماً اسے نہایت پُراسرار خیال کرتے ہیں—گویا انسان کو اس راہ پر چلتے رہنا چاہیے، شاید زندگی کے آخری لمحے یا موت کے بستر پر کہیں یہ برکت مل جائے، اگرچہ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ اُسی وقت بھی نجات کسی نہایت ہی پارسا شخص کو ہی یقینی طور پر نصیب ہوتی ہے۔

ہائے! یہ کیسا تعجب خیز معاملہ ہے کہ اس قدر صاف اور روشن کتاب کے ہوتے، اور اس زمانے میں جہاں انجیل بار بار سنائی جاتی ہے، پھر بھی بنی نوع انسان کی اکثریت خدا کے پاک مکاشفہ کے متعلق ابہام اور گمراہی میں ہے

یسوع مسیح ہی نجات ہے۔

وہ مل سکتا ہے—ابھی مل سکتا ہے۔

تُو جان سکتا ہے کہ تُو نے اُسے پا لیا ہے۔

تُو اب نجات پا سکتا ہے—بالکل نجات، اور اُس یقین میں جیتے جی مکمل خوشی پا سکتا ہے۔ "اگر تُو اُسے ڈھونڈے تو وہ تجھ کو مل جائے گا۔"

یہ گمان عام ہے کہ نجات کے طلبگار ہونے سے پہلے کئی پر اسرار ابتدائی شرائط ہیں—بہت کچھ کرنا ہے، بہت کچھ بننا ہے، اور وہ سب کچھ ہماری طاقت سے باہر ہے۔

ایسا نہیں ہے—صرف اُسے ڈھونڈو۔

ہم تمہیں بتائیں گے کہ اس کا کیا مطلب ہے، اور جو اُسے ڈھونڈتا ہے وہ اُسے پالیتا ہے۔ "اگر تُو اُسے ڈھونڈے تو وہ تجھ کو مل جائے گا۔"

بعضوں کا خیال ہے کہ نجات پانے کے لیے بہت سی مدد درکار ہے—کچھ خاص اشخاص، جو گویا ہمارے اور خدا کے درمیان از حد ضروری کابن بن جاتے ہیں۔

یہ بہت بڑا دھوکہ ہے، لیکن ہزاروں اس پر ایمان رکھتے ہیں اور گمان کرتے ہیں کہ اگر وہ دعا کریں تو خدا اُن کی نہیں سنے گا، جب تک وہ ان انسانی سفیروں کی تعظیم نہ کریں۔

ایسے سب دھوکے چھوڑ دو۔

ہر اُس شے کو رد کرو جو انسان اور خدا کے بیچ حائل ہو، سوا یسوع مسیح کے۔

"اگر تُو اُسے ڈھونڈے تو وہ تجھ کو مل جائے گا۔"

اگر تُو کسی آدمی کو ساتھ نہ لائے، بلکہ ویسا ہی خالی ہاتھ خُدا کے حضور آ جائے جیسا تُو ہے، نہ کوئی ظاہری رسم، نہ قربان گاہ، نہ "قربانی مقدّس"—تو بھی وہ تُجھ پر ظاہر ہوگا۔

اس کلام کو اُس کی سادگی اور جلال میں لے لے  
اگر کوئی دل خُدا کو اُس کے بتائے ہوئے طریقے پر سچے دل سے ڈھونڈے، تو وہ اُسے ضرور پائے گا۔  
اگر کوئی انسان خُدا سے رحم کی طلب رکھے اور اُسے اُسی طور سے ڈھونڈے جیسا خُدا چاہتا ہے، تو وہ رحم اُسے ملے گا۔  
ہر وہ انسان جو عورت سے پیدا ہوا، خواہ کوئی بھی ہو، اگر وہ خُدا کے مقرر کردہ راہ سے آ کر خلوص دل سے نجات کا طلبگار ہو، تو وہ نجات اُسے یقیناً ملے گی۔

یہ معاملہ نہایت سادہ ہے—ہماری تکبر ہی اُسے پیچیدہ بناتی ہے۔  
"آسمان کا راستہ ایسا سیدھا ہے کہ "راہ چلتا، خواہ احمق ہی کیوں نہ ہو، اُس میں بھٹکے گا نہیں۔"

ہم تو اُسے صرف اس لیے اُلجھاتے ہیں کہ ہمیں وہ پسند نہیں۔  
ہم تو اُس میں ادھر ادھر کی باتیں اس لیے ملاتے ہیں، جیسے آرامی نعمان، کہ کوئی بڑا کارنامہ کرنا چاہتے ہیں، اور نبی کا یہ  
کلام ہمارے لیے کافی نہیں  
"غسل کر، اور پاک ہو جا۔"

میں صرف اس اُمید پر بولتا ہوں کہ آج کی شب کچھ لوگ، جو یہاں حاضر ہیں، نجات کی راہ کو دیکھیں اور اُسی میں دوڑنے لگیں۔

آہ! کاش خُدا یہ فضل بخشے کہ اس مجمع میں سے کچھ ایسے ہوں جو خُدا کو ڈھونڈنے اور پانے کے لیے آمادہ ہوں۔  
جب ہم جال ڈالیں، تو خُداوندِ کریم یہ مہربانی کرے کہ کچھ اُس میں آ جائیں، تاکہ اُن کی ابدی بھلائی ہو۔

ہم تین باتیں بیان کرنے کی کوشش کریں گے—شاید چار  
اول، ایک وعدے کو واضح کریں گے؛  
پھر راہنمائی دیں گے؛  
تیسرے، اعتراضات کا جواب دیں گے؛  
اور اگر وقت اجازت دے، تو جستجو میں ترقی کے لیے ترغیب بھی دیں گے۔

I:

- ایک وعدہ جو وضاحت چاہتا ہے۔  
"اگر تُو اُسے ڈھونڈے تو وہ تُجھ کو مل جائے گا۔"

میں نے قریب قریب اس کی توضیح مکمل کر لی ہے۔  
ہم نے گناہ کی وجہ سے، اپنی ہی خطا سے، اپنے خُدا کو کھو دیا ہے۔  
ہم اُس سے جدا ہو چکے ہیں، مگر ہمارا حال ناامید نہیں۔  
کیونکہ یسوع مسیح دُنیا میں آیا، انجیل دی، اور کفارہ مہیا کیا۔  
یہ ایک یقینی بات ہے کہ اگر ہم خُداوند کو چاہیں اور اُسے ڈھونڈیں، تو وہ ہم پر ظاہر ہوگا۔

اب اُس نے خود ہمیں بتایا ہے کہ اُسے کیسے ڈھونڈا جائے۔  
وہ طریقہ یہ ہے:

کہ ہم یسوع مسیح میں اُس پر آئیں، جیسا کہ وہ مکتوف ہوا ہے، اور اپنی جانوں کو یسوع کے سپرد کریں۔  
اگر ہم ایسا کریں، تو ہم نے خُدا کو پا لیا—اور ہم نجات پا گئے۔

وعدے کا خلاصہ اور مغز یہ ہے:  
ہر وہ جان، جو دُعا کے وسیلے خُدا کو تلاش کرے،  
اور یسوع کے وسیلے سے نجات کی آرزو رکھے  
—اور یسوع پر ایمان لائے  
،ایسی جان سُننی جائے گی،

اُسے وہ برکت ملے گی جس کی وہ آرزو رکھتی ہے،  
اور وہ اپنے خُدا کو پالے گی۔

تُو عبث دعا نہ کرے گا۔  
تیری آنکھوں کے آنسو، تیرے نالے، تیری تڑپ یہ سب سُنے جائیں گے۔  
مسیح تَجھ پر ظاہر کیا جائے گا  
اور یسوع پر ایمان کے وسیلہ تُو یقیناً نجات پائے گا۔

نہ جہنم میں کوئی ایسا شخص ہے، نہ کبھی ہو گا  
جو یہ کہنے کی جرأت کرے  
میں نے یسوع مسیح کے وسیلہ سے خُداوند کی سچائی سے رحم طلب کیا"  
"اور پھر بھی نہ پایا۔  
ایسا کوئی انسان زندہ نہیں  
اور اگر کوئی ایسا کہے بھی  
تو اُس کا اپنا ضمیر اُس کو جھوٹا ٹھہرائے گا۔

جو اُسے ڈھونڈتے ہیں، وہ فوراً نہ سہی  
پر آخرکار اُسے ضرور پاتے ہیں۔  
خُدا کی طرف سے تاخیر، انکار نہیں ہوتی۔

میں پھر کہتا ہوں:  
نہ کبھی جہنم کی گہرائی میں ایسا کوئی ہوگا  
نہ اب ہے  
جو کہہ سکے:

میں نے یسوع مسیح کے وسیلہ سے خُدا سے سچ دل سے رحم مانگا"  
"اور پھر بھی میں اُسے نہ پا سکا۔  
جنہوں نے کبھی مسیح میں رحم نہ پایا  
—انہوں نے اُسے ڈھونڈا ہی نہیں  
یا پھر خلوص اور راستی سے نہ ڈھونڈا۔  
لیکن جو ڈھونڈتا ہے، وہ پاتا ہے۔  
اگر خُدا کی راہ میں دل سے اور سچائی سے تلاش کرے  
تو خُدا اُسے ہرگز رد نہ کرے گا۔

"مگر تُو کیا جانے کہ میں کون ہوں؟" کوئی کہے گا— "تُو تو سبھی سے عام کلام کرتا ہے۔"

میں نہیں جانتا تُو کون ہے  
مگر یہ ضرور جانتا ہوں کہ  
اگر شریر اپنی راہ کو چھوڑ دے"  
اور بدکردار اپنے خیالوں کو ترک کرے  
اور خُداوند کی طرف رجوع لائے  
تو وہ اُس پر رحم کرے گا؛  
"اور ہمارا خُدا اُسے کثرت سے معاف کرے گا۔

اور یہ بھی جانتا ہوں، اے میرے دوست  
تیرے بارے میں، کہ  
جو کوئی خُداوند کا نام لے کر پکارے گا"  
"وہ نجات پائے گا۔  
اور تُو کوئی بھی ہو  
—مجھے یہ انجیل پر مخلوق کو سُنانا فرض ہے  
اور بے شک تُو بھی ایک مخلوق ہے۔

اور یہ انجیل کیا ہے؟  
 :یہ کہ  
 "جو ایمان لائے اور ہیئتسمہ لے، وہ نجات پائے گا۔"  
 ،پس، تیرا معاملہ کیسا بھی ہو  
 ،تیری حالت جیسی بھی ہو  
 :یہ ایک ابدی، جلیل و شاندار وعدہ موجود ہے  
 "اگر تُو اُسے ڈھونڈے، تو وہ تجھ کو مل جائے گا۔"

—واحد "اگر" تجھ میں ہے  
 "اگر تُو اُسے ڈھونڈے۔"  
 اُس کے ملنے میں کوئی "اگر" نہیں۔  
 آہ! کیا یہ "اگر" ہی رہ جائے گا؟  
 کیا یہ "اگر" ہی رہے گا؟

،خُدا کرے یہ "اگر" یقینی ارادہ بن جائے  
 ،اور تُو مجبور ہو کر یہ کہے  
 ،میں اُسے ڈھونڈوں گا"  
 اور اپنی تلاش اُس وقت تک ترک نہ کروں گا  
 ،جب تک میرے لیے یہ وعدہ پورا نہ ہو جائے  
 اور میں اُسے نہ پالوں  
 :جس کے حق میں لکھا ہے  
 "اگر تُو اُسے ڈھونڈے تو وہ تجھ کو مل جائے گا۔"

،میں نے متن کی توضیح کر دی ہے  
 اگرچہ اسے شاید وضاحت کی حاجت نہ تھی۔

:اب میں دوں گا

## II

- کچھ راہنمائیاں۔

خُداوند کو ڈھونڈنا کیا ہے؟  
 —خُداوند کو ڈھونڈنا ایک طور پر بس یہی ہے  
 سب سے سادہ طریقہ یہ ہے کہ تُو ایمان رکھے  
 ،کہ یسوع ہی مسیح ہے  
 اور اُسی پر توکل کرے؛  
 ،کہ یسوع، جو نجات دہندہ ہے، وہی خُدا کا ممسوح ہے  
 اور اُسے خُدا کا ممسوح جان کر  
 اپنی جان کی نجات کے لیے اُس پر بھروسا کرے۔

،جس لمحہ تُو یہ کرے گا  
 تجھے سلامتی حاصل ہو گی۔

،لیکن"، کوئی کہے"  
 میں اُس ایمان کو حاصل کرنا چاہتا ہوں"  
 —جس کا تُو ذکر کرتا ہے

"وہ توکل جو تُو بیان کرتا ہے۔  
تو آ

میں تجھے کچھ مدد دینے کو تیار ہوں۔

ہم کسی بات پر ایمان کیسے لاتے ہیں؟  
یقیناً اس طرح کہ پہلے اُسے جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔  
یہ محض فضول بات ہو گی اگر میں یہاں کھڑا ہو کر تم سے کہوں، "ایمان لاؤ، ایمان لاؤ، ایمان لاؤ" — مگر تمہیں نہ بتاؤں کہ  
کس پر ایمان لانا ہے، اور کیا ایمان لانے کے قابل ہے۔  
انسان کسی ایسی چیز پر ایمان نہیں لا سکتا جس سے وہ بالکل ناواقف ہو۔

پس، میں ہر اُس جان سے جو رحم کی طالب ہے، یہ کہتا ہوں  
"خُدا کو پہچان، اور سلامتی پائے۔"  
"کلام مُقدس کا مطالعہ کر۔"  
خُدا کی نجات کی راہ کو سمجھنے کی کوشش کر۔  
دیکھ کہ مسیح کون ہے؛  
وہ کیا کرنے آیا؛  
اور اُس کے کام کا نتیجہ کیا ہوا۔  
—اُس کی ذات اور اُس کے کام کو صاف طور پر دیکھ  
یہ سب تیرے ایمان لانے میں مددگار ثابت ہو گا۔

پھر یاد رکھ، ایمان سُننے سے پیدا ہوتا ہے۔  
پس خُدا کے کلام کے سُننے میں کثرت کر  
،اور ہوشیار رہ کہ تُو انسانی فصاحت کے رنگین الفاظ کے پیچھے نہ جا  
،جو تیری خودی اور غرور کو تو خوش کر سکتے ہیں  
،تیرے کانوں کو تو گندگا سکتے ہیں  
مگر تیری جان کو نجات نہیں دے سکتے۔

ایسا مناد تلاش کر جو مسیح کو سرفراز کرے۔  
،ایسی محفل کی آرزو رکھ جہاں تیری جان وفاداری سے سنبھالی جائے  
—اور جہاں مسیح سادگی اور اخلاص کے ساتھ تیرے سامنے پیش کیا جائے  
،کیونکہ خُدا جس سُننے کو برکت دیتا ہے  
،وہ ہر اُس انسان کا سُننا نہیں جو کلام کرتا ہے  
،بلکہ وہ ہے جس میں خُدا کا کلام سنایا جاتا ہے  
،"کہ" ابن آدم آیا کہ کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈے اور نجات دے  
"اور کہ" مسیح یسوع گناہگاروں کو نجات دینے کے لیے دُنیا میں آیا—بلکہ اُن میں سب سے بڑے کو۔

،جب مسیح کی بات ہو  
تو اپنے تمام کان لگا دے۔  
—اور جب سُنے، تو دعا کر  
"کہہ،" اے خُداوند، اس پیغام کو میرے لیے باعثِ برکت بنا۔  
—اپنے دل کو اس پیغام کے لیے کھول دے  
،خُدا سے دعا کر کہ وہ اُسے کھولے  
،تاکہ تُو اُدیہ کی مانند ہو  
،جس کا دل خُداوند نے کھولا  
تاکہ وہ پولس کی باتوں پر توجہ دے۔

،اور جب تُو محسوس کرے کہ تُو انجیل کو سمجھنے لگا ہے  
،اور سُن سُن کر اُسے صاف طور پر دیکھنے لگا ہے  
اگر پھر بھی کچھ مشکلیں باقی رہ جائیں  
،جو تجھے منادی کے ذریعے صاف نہ دکھائی دیں  
تو کسی سنجیدہ ایماندار کو تلاش کر

جس کے ساتھ تُو ان باتوں پر دِل کا حال بیان کر سکے۔  
تجھے معلوم ہو گا کہ جو بات تیرے لیے نہایت دُشوار ہے  
وہ بعض ایمانداروں کے لیے بہت آسان ہو گی  
اور وہ خُدا کے ہاتھ میں تیرے لیے آنکھوں سے پردہ ہٹانے کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔

—یہی پولس کے ساتھ ہوا جب وہ توبہ لایا  
اُسے حنائیہ کے پاس جانا تھا  
اور جب حنائیہ اندر آیا  
تو پولس کی آنکھوں سے پردے گر گئے۔

اس دوران ہمیشہ دُعا میں لگا رہ۔  
خُدا سے چلا کر عرض کر کہ وہ تجھے راہ دکھائے۔  
اُس سے مانگ  
کیونکہ یاد رکھ  
وہ تیرے لیے وہ کچھ کر سکتا ہے  
جو تُو اپنی ذات سے کبھی نہ کر سکے گا۔

—یہ جان لے کہ تُو خود کو نجات نہیں دے سکتا  
—تیرے پاس نجات کا کوئی حق نہیں  
اگر تُو نجات پائے گا تو وہ خالص اُس کے فضلِ کامل سے ہو گا۔

پس، خاکساری سے چلا  
لیکن آہ  
اُس برکت کی قدر کو پہچان  
جس کی تجھے حاجت ہے  
اور اس لیے دل سے دُعا کر۔

اُسے جانے نہ دے، جب تک وہ تجھے برکت نہ دے۔  
اے گناہگار  
خُداوند سے مسیح کو حاصل کیے بغیر نیند نہ کر۔  
کلام کو بار بار کھول  
ہر وعدے کو دُعا میں بدل دے  
اور اگر صرف وعدے کے کنارے کو ہی تھام سکے  
تو اُسے لے کر کرسیِ رحمت پر جا اور اُس کا واسطہ دے۔

اُمید کی ادنیٰ جھلک پر بھی شکر گزار ہو جا۔  
یقین رکھ کہ صبح کی پہلی کرنیں جلد ہی اُفق پر پھیل جائیں گی  
اور دن کی پوری روشنی میں بدل جائیں گی۔

رُوحُ القُدس کو رنجیدہ نہ کر  
اپنے پرانے گناہ کو جاری رکھ کر۔  
اپنے پرانے رفیقوں کو چھوڑ دے۔  
خُدا کے گھر کو ڈھونڈ۔  
—خُدا کے لوگوں کو تلاش کر  
مقدس صحبتوں اور مقدس مشغولیات کا خوگر بن جا۔

اور اگرچہ میں ان سب باتوں کو اُس اولین دعوت کی جگہ نہیں رکھتا  
جو یہ تھی کہ  
"اب ایمان لا—اب مسیح پر ایمان لا"  
تاہم اگر کوئی رکاوٹیں تیرے راستے میں ہوں

،تو یہ سچی اور سنجیدہ تلاش ان سب کو بٹا دے گی  
جیسا کہ میں نے تجھے بتایا ہے۔

!آہ

،اگر کوئی جان پُر عزم ہو کہ  
اگر رحم پایا جا سکتا ہے، تو میں ہرگز ہلاک نہ ہوں گا۔  
میں ہر بات کے لیے جھکنے کو تیار ہوں۔  
میں مسیح کو مفت لوں گا۔  
میں کچھ بھی نہ بنوں گا۔  
،وہ میرے ساتھ جو چاہے کرے  
بس میں نجات پاؤں۔  
،میں کوئی شرط نہ رکھوں گا  
—”بس میرے گناہ مٹا دیے جائیں

اے میرے دوست، تُو پہلے ہی خُدا کی بادشاہی سے دُور نہیں۔  
،فضل پہلے ہی تیری جان میں عمل کر رہا ہے  
اور:

”اگر تُو اُسے ڈھونڈے، تو وہ تجھ کو مل جائے گا۔“

اُس مبارک تلاش میں ثابت قدم رہ۔  
—کچھ بھی تجھے اُس سے باز نہ رکھے  
—یہ تیری زندگی ہے  
تیری جان اسی پر موقوف ہے۔  
آسمان اور دوزخ تیرے لیے توازن میں لرزاں ہیں۔

،اپنا دل خُدا کو دے  
،اپنا ایمان مسیح کو سونپ  
،اپنی پوری جان نجات کی تلاش کے اِس مقصد پر وقف کر دے  
اور کہہ:

،میرا یہی ایک کام ہے“  
،مقدس ایمان اور مقدس خوف کے ساتھ  
،کہ جب تک میں اِس تنگ زمین پر  
،دو بے کنار سمندروں کے درمیان کھڑا ہوں  
”اپنی بلانے اور چُنے جانے کو یقینی بناؤں۔“

،یوں میں نے تجھے کچھ ہدایات دیں  
،مگر ان پر زیادہ دیر نہ ٹھہروں گا  
بلکہ آگے بڑھوں گا۔۔۔

III

چند اعتراضات کا جواب .

،میں سب اعتراضات کا پیشگی اندازہ نہیں لگا سکتا  
اور گناہگاروں کے اعتراض تلاش کرنا ایک نہ ختم ہونے والا کام ہے؛  
،کیونکہ جب تُو پچاس اعتراضات کا جواب دے چکے گا  
وہ اور پچاس نئے لے آئیں گے۔  
تاہم، چند عام اعتراضات ہیں جن کا جواب دینا ضروری ہے۔

:ایک یہ ہے

،میں حد سے زیادہ مجرم ہوں۔ میں کیوں خُدا کو تلاش کروں“

"جبکہ میرے لیے معافی ممکن ہی نہیں؟  
 آہ! اگر تیری جان کسی انسان کے رحم و کرم پر ہوتی  
 ،یا کسی فرشتہ کے سپرد ہوتی  
 ،اے بڑے گناہگار  
 تو میں تجھے امید نہ دلاتا۔  
 ،لیکن سوچ  
 نجات دہندہ کون ہے؟  
 ذرا ٹھہر کر غور کر۔  
 ،وہ قادر مطلق خدا ہے  
 وہی جس نے آسمانوں کو بچھایا اور انہیں خیمہ کی مانند تان دیا؛  
 وہی جو فرماتا ہے اور وہ بات قائم ہو جاتی ہے؛  
 ازلی باپ؛  
 کیا کوئی چیز اُس کے لیے دشوار ہے؟

،اُسی کی طرف نگاہ کر  
 ،وہ انسان بنا  
 اور اپنے آپ کو موت کے حوالے کر دیا۔  
 ایسے دکھ اُٹھائے جو نہ کبھی مکمل سمجھے جا سکتے ہیں  
 —اور نہ ہی پورے طور پر بیان کیے جا سکتے ہیں  
 "اُس نے برداشت کیا تاکہ ہم اُس کے باپ کے راست باز قہر کو کبھی نہ جھیلیں۔"

کیا نجات دہندہ کے لیے کچھ بھی ناممکن ہے؟  
 آہ! ایسا گمان ہرگز نہ کر۔  
 ،یہ خیال کہ کوئی گناہ ایسا بڑا ہو جو مسیح معاف نہ کر سکے  
 —لائق جواب بھی نہیں  
 جب تُو اُس کے لانتہا رحم کے سامنے کھڑا ہے  
 جو خدا آپ ہے۔

کہا جاتا ہے کہ کچھ برس پہلے چین کے شہر پیکنگ کو  
 ،سال کے ایک حصے میں شدید سردی سے سخت تکلیف پہنچتی تھی  
 ،اور وہاں ایندھن کی قیمت بہت زیادہ تھی  
 حالانکہ شہر کے نیچے یا قریب ہی کوئلے کی بہت سی کانیں تھیں۔  
 ،اور جب چینییوں سے پوچھا گیا کہ وہ ان کانوں سے فائدہ کیوں نہیں اُٹھاتے  
 ،تو انہوں نے کہا  
 ،ہمیں اندیشہ ہے کہ کہیں زمین کا توازن نہ بگڑ جائے"  
 ،اور شاید یہ دُنیا اُلٹ نہ جائے  
 ،اور آسمانی سلطنت جو ہمیشہ اوپر رہی ہے  
 "کہیں نیچے نہ آ جائے۔"

کسی نے بھی ایسے بے معنی تصور کا جواب دینا ضروری نہ سمجھا۔  
 ،اور جب کوئی کہے  
 "میرے گناہ اتنے بڑے ہیں کہ مسیح انہیں معاف نہیں کر سکتا"  
 ،تو میں بھی قریب ہوں کہ اُسی طرح مسکرا دوں  
 ایسی لاعلمی پر مبنی سوچ پر۔  
 کیا کوئی بات ایسی ہے  
 جو اُس ازلی خدا کی لانتہا رحمت سے بڑی ہو  
 جس نے صلیب پر ہمارے گناہوں کو اُٹھا لیا؟  
 ،اے گناہگار  
 ایسا نہ سوچ۔



مگر ایک اور اعتراض عام ہے،  
 اگرچہ وہ اکثر الفاظ میں بیان نہیں کیا جاتا  
 مگر اُس کا مطلب یہ ہوتا ہے  
 میں تو نیک ہوں، مجھے مسیح کی تلاش کی کیا ضرورت؟"  
 کیا میں ہمیشہ دینی تربیت میں نہ پلا بڑھا؟  
 میں اُن گناہگاروں کی مانند نہیں  
 جو شرابی یا بدکار رہے ہیں۔  
 "مجھے اُسے ڈھونڈنے کی کیا حاجت؟"

آہ! اے جان،  
 اگر کوئی ہے جو نجات کے امکان سے سب سے دُور ہے  
 —تو وہ تُو ہے  
 کیونکہ جو اپنی راستبازی قائم کرنے کو نکلتے ہیں  
 وہی سب سے آخر میں مسیح یسوع کی راستبازی کے تابع ہوتے ہیں۔

اور سچ تو یہ ہے کہ محصول لینے والے اور کسبی  
 تم سے پہلے آسمان کی بادشاہی میں داخل ہوتے ہیں۔  
 —کیونکہ یہ یقینی ہے  
 کسی بشر نے کبھی اپنے اعمال سے آسمان میں دخول نہ پایا۔

—آسمان کو فقط ایک ہی دروازہ ہے  
 اور وہی بادشاہ اور فقیر  
 نیک اور بد  
 —سب کے لیے یکساں ہے  
 اور وہ ہے  
 واحد فدیہ دہندہ کے خون اور راستبازی کے وسیلہ سے۔  
 اگر تُو یہ نہیں رکھتا  
 چاہے تُو کیسا بھی نیک ہو  
 تو تُو ہلاک ہے۔

آہ! اس خیال کو چھوڑ دے۔  
 نہ تُو اتنا نیک ہے  
 —نہ اتنا برا  
 بلکہ  
 "اگر تُو اُسے ڈھونڈے، تو وہ تجھ کو مل جائے گا۔"

لیکن میں کسی کو کونے میں یہ کہتے سُن رہا ہوں  
 میرے لیے مسیح کی تلاش بیکار ہے"  
 "میں تو نہایت غریب ہوں۔"

آہ! میرے عزیز  
 —تیرا خیال عجیب ہے  
 کیا خُداوند یسوع نے خود نہ فرمایا  
 "غریبوں کو خوشخبری سنائی جاتی ہے؟"  
 میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں  
 تُو اُس سے زیادہ غریب نہیں  
 جو خود نجات دہندہ تھا؛  
 کیونکہ اُس نے فرمایا  
 لومڑیوں کے بھٹ ہوتے ہیں"  
 اور ہوا کے پرندوں کے گھونسلے  
 "مگر ابن آدم کے پاس سر رکھنے کو بھی جگہ نہیں۔"

ایسا خیال کبھی نہ کر۔  
سونا اور چاندی اُس کی بادشاہی میں بے قیمت ہیں۔  
جو سب سے غریب ہے  
وہ مسیح میں آ کر  
اُتنا ہی دولت مند ہے  
جتنا امیر ترین انسان۔

—ہاں، ہاں—"کوئی اور کہتا ہے"  
لیکن میں تو بڑا جاہل ہوں۔"  
مجھے پڑھنا تک نہیں آتا۔  
بدقسمتی سے مجھے ایسی پرورش ملی  
جہاں تعلیم نہ ملی۔  
"میں ان باتوں کو کبھی نہیں سمجھ سکتا۔

اے دوست،  
اگر تُو کلام کی ایک سطر بھی نہ پڑھ سکے  
پھر بھی تُو آسمان کی حویلیوں کے لیے  
اپنا نام صاف طور پر پڑھ سکتا ہے۔

—تجھے ان تمام علوم کی ضرورت نہیں  
—اگر ہوتے تو اچھی بات ہوتی  
بزاروں کاموں میں فائدہ مند  
مگر اُس بادشاہی میں داخل ہونے کے لیے ضروری نہیں۔

اگر تُو اپنے آپ کو گناہگار جانتا ہے  
اور اگر تُو مسیح پر نجات دہندہ کے طور پر بھروسا کرے  
تو تُو اُس بادشاہی میں  
اُسی خوشی و خوش آمدید سے داخل ہو گا  
جس سے وہ عالم داخل ہوتے ہیں  
جنہوں نے جامعات سے درجات حاصل کیے  
یا وہ حکمت والے  
جو کبھی جملی ایل کے قدموں میں بیٹھے۔  
!آ، اور خوش آمدید! آ، اور خوش آمدید  
ہرگز تُو اس سبب سے پیچھے نہ رہے۔

مگر میں نے کسی کو یہ کہتے سنا ہے  
"میں خداوند کو ڈھونڈنا چاہتا ہوں"  
"پر میرے پاس کوئی جگہ نہیں جہاں اُسے تلاش کروں۔  
تُو کیا کہنا چاہتا ہے؟"  
"میرے پاس کوئی حجرہ نہیں جہاں جا کر اکیلا دُعا کر سکوں۔"  
یہ بے شک ایک افسوسناک محرومی ہے  
لیکن ہرگز یہ گمان نہ کر  
کہ تُو خداوند کو ڈھونڈنے کے لیے  
کسی مخصوص مقام کا محتاج ہے۔

مجھے ایک ملاح یاد آتا ہے  
جو کثرت سے دُعا کیا کرتا تھا  
اور جب اُس سے پوچھا گیا کہ  
وہ کہاں جا کر دُعا کرتا ہے  
تو اُس نے کہا  
میں نے کئی بار مسیح کے ساتھ"

"بادبانی ستون کے اوپر خلوت کی ہے۔  
کیوں نہیں؟  
وہی مقام گرجا گھر کی مانند پاک ہے۔

،ایک اور شخص، جب وہ توبہ کی حالت میں تھا  
اپنے آقا کے آنگن میں کھڑی پرانی بگھی میں  
خُدا کو پکارتا تھا۔  
کیوں نہیں؟  
کیوں نہیں؟  
میں ایک ایسے شخص کو جانتا ہوں  
،جس کی دُعا کی جگہ ایک آرا کا گڑھا تھا  
اور ایک اور کی ایک بھوسے کی کوٹھڑی۔  
کیا فرق پڑتا ہے؟  
،جہاں کہیں ہم اُسے ڈھونڈیں، وہ ملتا ہے"  
"اور ہر جگہ پاک زمین ٹھہرتی ہے۔

ہر وہ مقام مقدس ہے  
جہاں ایک سچا دل خُدا کو پکارتا ہے۔  
اُسی نشست پر تُو اُسے ڈھونڈ سکتا ہے اور پا سکتا ہے۔  
،اس گوشے میں، بالائی نشست پر  
تیری جان اپنے خُدا کو پا سکتی ہے۔  
،چپ سائیڈ کی گنجان گلیوں میں چلتے ہوئے  
،یا بل چلاتے وقت کھیتوں میں  
:اگر تیری جان فقط یہ کہے  
"،اے یسوع، ایک گناہگار پر ترس کھا"  
—اور تیرا دل اُسی یسوع پر بھروسا کرے  
تو کوئی خاص مقام درکار نہیں؛  
ہر جگہ کافی ہے۔  
اسے بہانہ نہ بنا۔

:کوئی اور کہتا ہے  
"میرے پاس وقت نہیں ہے۔"  
وقت نہیں؟  
کیا وقت درکار ہے؟  
،لیکن اگر درکار بھی ہو  
،تو اے انسان  
کیا تُو دیوانہ ہے کہ کہے  
"میرے پاس وقت نہیں؟"  
—تجھے اپنے جسم کو آراستہ کرنے کا وقت ملتا ہے  
،تُو اُس پن اور اُس ربن کے لیے رُکتا ہے  
—اور اپنے جسم کی زیبائش کے لیے وقت نکالتا ہے  
تو کیا راستبازی کا جامہ پہننے کے لیے وقت نہیں؟

،تجھے اپنا جسم پالنے کو وقت ملتا ہے  
—کھانے کے لیے بیٹھنے کا وقت ملتا ہے  
تو کیا آسمانی روٹی کھانے کو وقت نہیں؟  
،تجھے اپنے حساب کتاب چکانے کا وقت ہے  
،تاکہ تجارت کے حال کو جان سکے  
پر اپنی جان کے حال کی خبر لینے کو وقت نہیں؟  
،اے لوگو  
ایسا بہانہ بنا کر شرم کرو۔

—میں تجھے تاکید کرتا ہوں  
،اپنی آنکھوں کو نیند نہ دے  
،نہ اپنی پلکوں کو اونگھ  
جب تک تُو نجات نہ پا لے۔

فرض کر کہ ایک شخص رات کو جاگتا ہے  
،اور دیکھتا ہے کہ اُس کا گھر آگ میں جل رہا ہے  
،گلی میں ہلچل ہے  
،آگ بجھانے والا پکارتا ہے  
سیڑھی کھڑکی سے لگی ہوئی ہے۔  
وہ کہتا ہے:  
میرے پاس نیچے جانے اور بچ نکلنے کا وقت نہیں؛"  
،میرے آرام کا وقت کم ہے  
"مجھے اپنی نیند پوری کرنی ہے۔"  
—اے صاحب، وہ شخص دیوانہ ہے  
،اور ہر وہ شخص بھی جو یہ کہتا ہے  
"میرے پاس خدا کو ڈھونڈنے کا وقت نہیں۔"

،شاید، تاہم  
تُو سچ ہی کہتا ہے؛  
کیونکہ ممکن ہے  
کہ میری اگلی بات منہ سے نکلنے سے پہلے  
تُو زمین پر گر پڑے  
اور مردہ ہو جائے۔  
خدا بعض اوقات ہمارے جھوٹے بہانوں کو  
،سچائی میں بدل دیتا ہے  
اور وہ بھی بڑی سنگین سچائی۔

،آہ! جب تک تیرے پاس وقت ہے  
—اُسے استعمال کر  
"اپنی جان بچانے کو بھاگ! پیچھے مڑ کر نہ دیکھ"  
،رُک نہ جا  
بلکہ دوڑتا جا  
،جب تک نجات دہندہ کو پا نہ لے  
اور کبھی دم نہ لے  
جب تک مسیح تیرا نہ ہو جائے۔

ایک اور سبب جو بعض پیش کرتے ہیں  
،ایسا لگتا ہے گویا انہیں بڑی تسلی دیتا ہے  
:اور وہ یہ ہے  
میں نہیں کر سکتا۔"  
،کوئی بھی نہیں آ سکتا جب تک کھینچا نہ جائے  
"اور میں نہیں آ سکتا۔

ہاں،  
لیکن تُو ایک سچ کو  
ایسے انداز میں بیان کرتا ہے  
کہ وہ جھوٹ بن جاتا ہے۔  
کیا میں اُسے سیدھے طور پر پیش کروں؟

"جب کبھی کوئی گناہگار کہتا ہے "میں نہیں کر سکتا  
:تو اصل میں وہ کہتا ہے  
"میں نہیں کرنا چاہتا۔"  
کلام مقدس میں  
،جتنے بھی روحانی بے بسی کے "نہیں کر سکتا" آئے ہیں  
وہ درحقیقت  
نہیں کرنا چاہتا" کے مترادف ہیں۔"

:جب تُو کہتا ہے  
"میں توبہ نہیں کر سکتا"  
:تو تیرا مطلب ہوتا ہے  
—میں نہیں کرنا چاہتا"  
،میں تلاش نہیں کرنا چاہتا  
"میں ایمان نہیں لانا چاہتا۔"

اب اسے ایمانداری سے  
،اپنی جان پر لاگو کر  
کیونکہ تیرا مطلب یہی ہے؛  
،کیونکہ اگر تُو چاہتا  
تو تُو کر سکتا۔  
،اگر ارادہ مسخر ہوتا  
تو طاقت بھی اُس کے ساتھ آ جاتی؛  
—مگر پہلا مسئلہ یہی ہے  
"تُو نہیں چاہتا۔"

—اور یہی اصل بات ہے  
تُو ابدی زندگی تلاش نہیں کرنا چاہتا؛  
تُو جہنم سے بھاگنا نہیں چاہتا؛  
تُو آسمان کو لینا نہیں چاہتا؛  
تُو خُدا سے صلح نہیں چاہتا؛  
تُو مسیح کے پاس نہیں آنا چاہتا  
تاکہ اُسے پا سکے۔

،تُو اسے اعتراض بنا کر پیش کرتا ہے  
مگر میں تجھ پر یہ الزام رکھتا ہوں  
—بطور جرم  
ایسا جرم  
،جو باقی تمام جرائم کو اور سنگین بناتا ہے  
اور شاید  
خود اُن سب سے بھی بڑا جرم ہے۔  
تُو نہیں آتا۔

"کیا تُو آنا چاہتا ہے؟"  
"ہاں، لیکن بہت کچھ ہے جو میں نہیں کر سکتا۔"  
"ہائے! پر اُس کے لیے مدد کا سامان مہیا کیا گیا ہے۔"  
،خُدا رُوح القدس تجھ کو مدد دیتا ہے  
بلکہ وہ تجھ میں زور آور ہو کر کام کرتا ہے۔  
کیا تُو نے کبھی اُس حبشی خادم کے بارے میں نہ سنا  
جسے اُس کے آقا نے ایک کام کے لیے بھیجا تھا؟  
،وہ اُس مقام پر جانا کچھ خاص پسند نہ کرتا تھا  
لیکن اُسے ایک مکتوب دے کر روانہ کیا گیا۔

وہ کچھ ہی دیر میں واپس آ گیا  
 اور اُس کا آقا کہنے لگا  
 "سام، تُو وہ خط لے کر گیا ہی نہیں۔"  
 "نہیں، آقا۔"  
 "کیوں نہیں؟"  
 "آقا، سام سے محالات کی توقع نہ رکھے۔"  
 "کون سی محال باتیں؟"  
 —میں جتنا جا سکا گیا، آقا"  
 —پھر دریا آیا  
 —میں دریا پار نہ کر سکا  
 —بڑا چوڑا دریا تھا  
 "میں تیر کر پار نہ جا سکا۔"  
 "مگر وہاں کشتی موجود ہے۔"  
 —کشتی دریا کے اُس پار تھی، آقا"  
 "کشتی دریا کے اُس کنارے پر تھی۔"

"تو کیا تُو نے اُسے آواز دی؟"  
 "نہیں، آقا؛ میں نے نہ دی۔"  
 "اوہ! تُو نالائق ہے"  
 یہ کوئی عذر نہیں۔  
 تُو نے کشتی کو آواز کیوں نہ دی؟  
 "\*\*تُو نے کیوں نہ پکارا؟"

اگر اُس حبشی نے فقط یہ کہا ہوتا  
 "!!اے کشتی والو، ادھر آؤ"  
 تو کشتی آ جاتی  
 اور سب کچھ ٹھیک ہو جاتا۔  
 —"یہ کہنا کہ "میں نہیں کر سکتا  
 یہ ایک بیکار بات تھی؛  
 سچ ہوتے ہوئے بھی  
 یہ جھوٹ تھا۔

پس،  
 جب میں اُس مقام پر پہنچتا ہوں  
 جہاں نجات کے کسی پہلو میں  
 ایسا کچھ ہے جو میں خود نہیں کر سکتا  
 تو اگر میں رُوح القدس سے یہ دعا مانگوں  
 کہ وہ مجھ میں وہ کام کرے  
 جو میں خود نہیں کر سکتا  
 تو وہ ضرور کرے گا۔

یسوع مسیح  
 مجھے "سچا ایمان اور سچی توبہ  
 اور ہر وہ فضل دے گا  
 "جو مجھے خُدا کے نزدیک لاتا ہے۔  
 مجھے فقط  
 وہ سب کچھ مانگنا ہے  
 جس کی مجھے ضرورت ہے  
 اور وہ مجھے مل جائے گا۔

"یہ کہنا کہ "میں نہیں کر سکتا  
ایک بے سود بات ہے۔  
کسی نے تجھ سے یہ مطالبہ نہیں کیا  
— کہ تُو اپنی قوت سے یہ سب کرے  
مسیح ہی تجھے وہ سب کچھ عطا کرے گا۔  
بس کھڑا ہو جا  
— پکار  
زور سے پکار  
،اپنی تمام جان سے فریاد کر  
جب تک وہ برکت نہ آ جائے۔

اب میں اپنے کلام کو ختم کرتا ہوں،  
لیکن صرف چند سطور  
عرض کرنا چاہتا ہوں۔۔

#### IV

ایک ترغیب، کہ تُو اُسے ڈھونڈے جو تجھ کو ملنے کو ہے —

اَوّل یہ بات ہے:  
"کیا ہمارا فرض خُدا کے حضور نہیں کہ ہم اُسے ڈھونڈیں؟"  
بعض اشخاص کے لیے یہ فکر ایک بیداری کا سبب بن سکتی ہے۔  
تُو کاؤنٹیس آف ہنٹنگٹن کو یاد رکھ  
جو اُن عورتوں میں سے ایک تھی  
— جو نہایت فضل سے معمور تھیں  
اسرائیل میں ایک ماں۔

اُس کی توبہ کا آغاز بھی اسی خیال سے ہوا  
،وہ ایک خوشحال، دنیاوی  
،اور اشرافیہ طبقہ کی خاتون تھی  
نرم خو، نیک سیرت، اور ہر لحاظ سے قابلِ قدر؛  
لیکن اُسے خُدا کی باتوں کا کوئی خیال نہ تھا۔

وہ ایک ناچ گانے کی محفل میں شریک تھی  
،جہاں خوشی کی رنگینیاں سب کا دھیان باندھ رہی تھیں  
کہ ناگہاں اُس کے بچپن میں یاد کیا ہوا  
اسمبلی کے کیتیکزم کا پہلا جواب  
:اُس کے دل پر چمک کی مانند وارد ہوا  
،انسان کی اعلیٰ ترین غرض یہ ہے کہ خُدا کا جلال ظاہر کرے"  
"اور ہمیشہ اُسی میں مسرور رہے۔

اُس نے سوچا  
،میں یہاں ہوں"  
— پروانوں کی مانند پروانوں کے بیچ  
ہم سب کا مقصود تو  
،اپنا دل بہلانا  
،اپنی خوشی تلاش کرنا  
"اور ایک دوسرے کو خوش کرنا ہے۔  
وہ اُس سوچ کے ساتھ دل شکستہ ہو کر چلی گئی  
،جس مقصد کے لیے خُدا نے مجھے خلق کیا"  
"میں اُسے پورا نہیں کر رہی۔

کچھ ذہن ایسے بھی ہوتے ہیں  
—جن میں ایسی سوچ جنم لیتی ہے  
میں اُسے نیک زمین میں گرنے دیتا ہوں۔  
شاید کوئی نوجوان دل کہے  
"واقعی"

میں اپنے خالق کی ایسی خدمت نہیں کر رہا  
"جیسی مجھے کرنی چاہیے۔"

تُو کرنل گارڈنر کی توبہ کو بھی یاد کر۔  
،وہ ایک آوارہ فوجی زندگی گزار چکا تھا  
،اور اُسی شب جس میں وہ توبہ کرنے والا تھا  
اُس نے بدی کے کام کا ارادہ کر رکھا تھا۔

،وہ اپنی میعاد کے انتظار میں بیٹھا تھا  
کہ اُسے یوں دکھائی دیا جیسے دیوار پر  
—مسیح مصلوب کا نظارہ ہو  
:اور صلیب کے نیچے یہ الفاظ لکھے ہوں  
میں نے یہ تیرے لیے کیا؟  
"تُو نے میرے لیے کیا کیا؟"

وہ اُس بدکاری میں نہ گیا۔  
بلکہ وہ صلیب کا سپاہی بن گیا۔  
ہائے! کاش یہاں کچھ دل ایسے ہوں  
جن میں کوئی شرافت جاگے  
:جو یہ کہے  
کتنا پست ہے  
،کہ ہم خُدا کے ساتھ ایسی بے انصافی کریں  
اور فانی چیزوں کو  
"ابدی بھلائی پر ترجیح دیں۔"

،اگلی ترغیب جو میں پیش کرتا ہوں  
:وہ امید کی ہے  
،اگر تُو اُسے ڈھونڈے  
"تو وہ تجھ کو ملے گا۔  
،کوئی کہے گا  
،اگر مجھے یقین ہوتا کہ میں اُسے پا سکتا"  
"تو میں اُسے ڈھونڈتا۔"

جب لوگ جنوبی افریقہ جاتے ہیں  
تو ہیرے تلاش کرتے ہیں؛  
پر اگر کسی کو یقین ہو  
،کہ کوہ نور کا پیرا پائے گا  
تو وہ ہر شک و شبہ سے بالا  
اپنے جتن میں کسر نہ چھوڑے گا۔

ہائے! یہاں کچھ دل ایسے بھی ہوں گے  
،جو اس وقت شاید تمسخر کرتے ہوں  
لیکن جلد ہی وہ خود  
اس ابدی محبت کا گواہ بنیں گے  
جو اُن پر ظاہر ہوئی۔



—خُدا بڑے بڑے کام کرتا ہے  
وہ زیردستوں کو اُن کی مسند سے گرا دیتا ہے  
اور پستوں کو سرفراز کرتا ہے۔

اے جان،  
یہ ممکن ہے کہ پہلی دستک پر دروازہ نہ کھلے  
لیکن وہ کھلے گا ضرور۔  
—سن لے میری حوصلہ افزائی  
اُتو خوشی کرے گا  
،تیری آنکھیں بادشاہ کو اُس کے حسن میں دیکھیں گی  
کیونکہ آسمان میں ایک بریط ہے  
جو کسی اور کے باتھوں کو نصیب نہ ہوگی  
،سوائے تیرے  
اور ایک تاج ہے  
جو کسی اور کے سر پر فٹ نہ ہوگا  
،سوائے تیرے  
اور ایک تخت ہے  
جس پر کوئی اور نہ بیٹھے گا  
مگر تُو۔

،خُداوند نے تجھے چُن لیا ہے  
اسی لیے آج کی رات  
:وہ تجھے بُلاتا ہے  
،میں نے تجھ سے ابدی محبت رکھی ہے"  
"اسی لیے میں نے تجھے شفقت سے کھینچا۔

اے غمگین جان  
،یسوع کے پاس جا  
اور تُو یہی پائے گا۔

،اور اگر یہ تجھے نہ بلائے  
—تو تیسری ترغیب سُن  
خوف کی۔

سوچ، اگر تُو کبھی اپنے خُداوند کو نہ ڈھونڈے؟  
—اگر تُو بغیر نجات دہندہ کے مر جائے  
پھر کیا ہو گا؟

:تُو کہے گا  
میں مر جاؤں گا؟"  
"میری جان خُدا کے حضور پیش ہوگی۔

پھر کیا؟  
وہ ضرور ملزم ٹھہرے گی؛  
،پھر تیرا بدن بھی جی اُٹھے گا  
قبر سے باہر آئے گا  
اور تُو بدن و جان کے ساتھ  
اُس عظیم منصف کے حضور کھڑا ہوگا  
جسے تُو آج کی شب حقیر جانتا ہے۔

ابوشیار ہو جا  
کتابیں کھولی جائیں گی  
اور جو تُو نے مسیح کو رد کیا  
وہ ساری دنیا کے سامنے پڑھا جائے گا۔

جب زمین لرزے گی  
اور بے دین اپنے خوف میں پہاڑوں سے کہیں گے  
کہ ہم پر گر پڑو  
جب تارے سوکھے انجیر کی مانند جھڑیں گے  
اور تمام خلق  
اُس کے جلال کے رُخ سے بھاگے گی  
—جو قہر کے ساتھ آتا ہے  
تب تُو کیا کرے گا؟  
کیا کرے گا؟

مَر نہ سکے گا  
ختم نہ ہو سکے گا  
—جینا پڑے گا  
اُس اذیت میں  
جو کبھی کم نہ ہوگی  
اُس مایوسی میں  
جس میں اُمید کی کوئی کرن نہ ہو گی۔

ارجوع لاؤ، رجوع لاؤ"  
"کیوں مرنا چاہتے ہو؟  
کیوں اُسے رد کرتے ہو؟  
اگر تُو اُسے ڈھونڈے"  
"وہ تجھ کو ملے گا۔

اُپائے، اُسے ڈھونڈو  
اُسے رد نہ کرو  
اگر ہم ایسی بڑی نجات سے غافل رہیں"  
"تو کیونکر بچ سکتے ہیں؟

کاش کوئی مجھے آنسو دے  
کاش کوئی مجھے سکھائے  
کہ دلی سوز کے ساتھ بات کروں۔  
میں تیری روح کو کیسے چھو سکوں؟  
تیرا دل کیسے لرزا سکوں؟

اے ازلی رُوح  
—یہ عظیم کام تُو کر  
آج کی رات  
کئی دلوں کو اپنا بنا لے۔

اے یسوع  
اپنے فضل کی گواہی سے  
جو ہم بار بار دہراتے ہیں  
:کئی جانوں کو بچا لے  
—اگر ہم اُسے ڈھونڈیں"

—اگر تُو اُسے ڈھونڈے  
"تو وہ تجھ کو ضرور ملے گا۔"

خُدا تجھے مسیح یسوع کی خاطر برکت دے۔  
آمین۔

تشریح از سی۔ ایچ۔ سپرجن  
یوحنا 3:13-36

:آیت 13

"اور کوئی آسمان پر نہیں چڑھا، سوا اُس کے جو آسمان سے اُترا، یعنی ابنِ آدم جو آسمان میں ہے۔"

اب ہم زمین و آسمان کے درمیان اُس زینے پر ہیں۔  
،مسیح اُترا، مسیح اُوپر گیا  
—اور پھر بھی وہ ہمیشہ وہیں تھا  
ایک راز، لیکن حق پر مبنی۔

اور آج بھی ہم خیال و دُعا کے ذریعہ  
،اُوپر جا سکتے ہیں  
،اور برکتیں نیچے آسکتی ہیں  
اور مسیح ہمیشہ وہیں ہے۔  
،وہ باپ کی دہنی طرف ہے"  
"محبت کا مرد، مصلوب شدہ۔"

:آیات 14-15

،اور جس طرح مُوسیٰ نے بیابان میں سانپ کو اُونچا کیا تھا"  
اُسی طرح ابنِ آدم کا بھی اُونچا کیا جانا ضرور ہے۔  
"تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے، ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔"

!کیا ہی جلالی کلام ہے  
—یہاں ایک آیت میں خوشخبری ہے  
دو سطروں میں پوری کتابِ مُقتَس۔

اگر ہم آج کی صبح  
،اُس پر ایمان رکھتے ہیں  
—تو ہمیشہ کی زندگی رکھتے ہیں  
،نہ فقط زندگی  
—بلکہ وہ زندگی جو خود خُدا کی مانند ہے  
ہمیشہ کی زندگی۔

ہم میں وہ چیز موجود ہے  
جو دُنیا، سورج، چاند اور ستاروں سے بھی باقی رہے گی۔  
ہم ایسی زندگی رکھتے ہیں  
،جو چونکہ خُدا کی زندگی سے مشابہ ہے  
ہم ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہیں گے۔

:آیات 16-17

کیونکہ خُدا نے دُنیا سے ایسا محبت رکھی"  
،کہ اُس نے اپنا اِکلوتا بیٹا بخش دیا  
،تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو  
بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔

کیونکہ خُدا نے اپنے بیٹے کو دُنیا میں اِس لیے نہیں بھیجا  
کہ دُنیا پر سزا کا حکم دے،  
بلکہ اِس لیے کہ دُنیا اُس کے وسیلہ سے نجات پائے۔

سزا تو دُنیا پر آتی ہے  
،کیونکہ وہ مسیح کو رد کرتی ہے  
مگر یہ خُدا کی مرضی نہ تھی  
جب اُس نے اپنے بیٹے کو بھیجا۔  
—اُس کا مقصد صرف نجات ہے  
نجات اور بس۔

ہائے! کاش ہم یوں ایمان لائیں  
کہ اُس آسمانی منشأ کا جواب بن جائیں  
جس کے تحت اُس نے اپنے بیٹے کو بھیجا۔

جو اُس پر ایمان لاتا ہے، اُس پر سزا کا حکم نہیں پوتا؛ لیکن جو ایمان نہیں لاتا، اُس پر سزا کا حکم پہلے ہی سے ہو چکا ہے،"  
"اس لئے کہ اُس نے خُدا کے اکلوتے بیٹے کے نام پر ایمان نہیں لایا۔

ایمان نہ لانا ہی وہ گناہ ہے جو سب گناہوں کی سزا کو مہر کر دیتا ہے۔  
اے سننے والے! اگر تو آج صبح مسیح پر ایمان نہیں لاتا  
تو تُو آزمائش کی حالت میں نہیں، بلکہ پہلے ہی سے مجرم ٹھہرایا گیا ہے۔

،اور جو ایمان لاتا ہے، وہ سزا کے تابع نہیں  
،بلکہ عدالتِ الہی کے حضور بے گناہ قرار دیا گیا ہے  
اور اسی لمحہ میں اُس پر کوئی سزا نہیں۔

#### :آیات 19-21

اور سزا کا حکم یہ ہے، کہ نور دُنیا میں آیا، اور آدمیوں نے تاریکی کو نور سے زیادہ عزیز رکھا، کیونکہ اُن کے کام بُرے"  
تھے۔  
کیونکہ جو کوئی بدی کرتا ہے وہ نور سے عداوت رکھتا ہے، اور نور کی طرف نہیں آتا، تاکہ اُس کے اعمال ظاہر نہ کیے  
جائیں۔  
"لیکن جو سچائی پر عمل کرتا ہے وہ نور کی طرف آتا ہے، تاکہ اُس کے اعمال ظاہر ہوں کہ وہ خُدا میں کیے گئے ہیں۔

—پس تم دیکھتے ہو کہ لوگ مسیح کے پاس کیوں نہیں آتے  
کیونکہ وہ اپنے گناہوں کو ترک نہیں کرنا چاہتے۔  
وہ چاہتے ہیں کہ وہ بے فکری سے گناہ میں زندگی بسر کریں۔  
وہ ڈرتے ہیں کہ اُن کے بُرے کام ظاہر ہو جائیں گے۔

،لیکن جو راستباز دل رکھتا ہے  
وہ نور کی طرف آتا ہے، تاکہ اُس کے نیک اعمال  
ظاہر ہوں اور ظاہر ہو کہ وہ خُدا میں کیے گئے ہیں۔

#### :آیات 22-24

ان باتوں کے بعد، یسوع اور اُس کے شاگرد یہودیہ کے علاقہ میں گئے، اور وہاں اُن کے ساتھ قیام کیا، اور بپتسمہ دیتا رہا۔"  
اور یوحنا بھی عینون میں، سالیم کے نزدیک، بپتسمہ دیتا تھا، کیونکہ وہاں بہت سا پانی تھا؛ اور لوگ آتے تھے اور بپتسمہ لیتے  
تھے۔  
"کیونکہ یوحنا ابھی قید میں نہیں ڈالا گیا تھا۔

پس یوحنا کام میں مشغول رہا  
جب تک قید نہ ہوا۔

وہ ایک گھڑی بھی ضائع نہیں کرتا  
جب تک نیکی کرنے کا وقت ہوتا۔  
وہ دل و جان سے خدمت کرتا تھا۔

اے یوحنا! اگر تُو آج بھی  
،اس مقدس عبادت گاہ میں موجود ہے  
،اور ابھی تک بستر سے لگا نہیں  
،تو پھر کام کر جب تک موقع ہے  
اور اپنے مالک کی خدمت میں ہر لمحہ کھپا دے۔

#### :آیت 25

"تب یوحنا کے شاگردوں اور ایک یہودی کے درمیان پاکیزگی کے بارے میں جھگڑا ہوا۔"

—یہ کیا کمی ہے  
،ہم اُس پاک مسیح کی طرف نظر کر رہے تھے  
اور اب پاکیزگی پر جھگڑا سن رہے ہیں؟  
—ایسی بحثیں اکثر کلیسیا میں ہوتی رہتی ہیں  
،واعظ کے لباس پر  
—رسومات کے انداز پر  
پاکیزگی پر جھگڑا۔

#### :آیت 26

،اور وہ یوحنا کے پاس آئے اور اُس سے کہا، ربی، وہ شخص جو تیرے ساتھ یردن کے پار تھا"  
"جس کی تُو نے گواہی دی، دیکھ، وہ بپتسمہ دے رہا ہے، اور سب لوگ اُس کے پاس جاتے ہیں۔

"!وہ تجھے چھوڑ رہے ہیں"  
،انہوں نے یوحنا کے لیے حسد کا مظاہرہ کیا  
کیونکہ اُس کا اثر کم ہوتا دکھائی دیتا تھا۔  
لیکن یوحنا کے دل میں حسد نہ تھا۔  
،اُسے خوشی تھی کہ اُس کا مالک بڑھ رہا ہے  
اگرچہ وہ خود مٹ رہا تھا۔

#### :آیت 27

یوحنا نے جواب دیا، آدمی کچھ بھی نہیں پا سکتا"  
"جب تک وہ اُسے آسمان سے نہ دیا جائے۔

،نہ کوئی روحانی قدرت  
،نہ برکت دینے کی طاقت  
جب تک خُدا کی طرف سے نہ ہو۔  
کیا میں خُدا سے جھگڑوں  
اگر وہ کسی اور کو مجھ سے بڑھ کر قدرت دے؟  
یہ اُس کی خودمختار مرضی ہے۔  
وہ جیسا چاہے ویسا کرتا ہے۔

#### :آیات 28-29

تم خود میرے گواہ ہو کہ میں نے کہا، میں مسیح نہیں، بلکہ اُس کے آگے بھیجا گیا ہوں۔"  
،جس کے پاس دُلہن ہے، وہ دُلہا ہے؛ لیکن دُلہا کا دوست جو کھڑا ہے اور اُسے سنتا ہے  
"وہ دُلہا کی آواز سن کر بہت خوش ہوتا ہے۔ یہی میری خوشی پوری ہو گئی ہے۔

وہ حسد کرتے تھے  
مگر یوحنا خوش تھا۔  
اُسے یسوع کے بڑھنے میں مسرت تھی۔

آیت 30:

"اُسے ضرور بڑھنا ہے، اور مجھے گھٹنا ہے۔"

اور ایسا ہی ہوا۔  
یہ یوحنا کا آخری گیت ہے  
اُس کے آخری الفاظ میں سے ایک۔  
اُس کے بعد اُس نے کوئی خطبہ نہ دیا  
جو تحریر میں ہو۔

اب وہ قید میں جائے گا  
—اور وہاں خاموشی میں پڑا رہے گا  
وہ خاموشی جسے وہ سہہ نہیں سکتا تھا۔

یوحنا کا دل بلند اور فعال تھا  
اور ہم ڈرتے ہیں کہ اُس قید میں  
وہ شک میں مبتلا ہو گیا۔

بیابان کی ہوا اُس کے لیے زیادہ موزوں تھی  
بنسبت قید کے بھاری اور گھٹن والے ماحول کے۔

شاید تم میں سے کچھ بھی اسی کو محسوس کرتے ہو۔  
اسے روحانی شکست نہ سمجھو  
بلکہ فضا کی تبدیلی سمجھو  
کیونکہ ایسا ہی ہوتا ہے۔

ہم اکثر بوجھل ہو جاتے ہیں  
لیکن سب سے زیادہ تب  
جب دل بوجھل فضا میں ہو۔

ہر تازہ ہوا جو چلتی ہے  
مائیوسی کو اڑا لے جاتی ہے۔

—پس اپنے احساسات پر بھروسا نہ کرو  
کیونکہ یہ تو ہوا کے جھونکوں سے بھی بدل سکتے ہیں۔

31

- جو اوپر سے آتا ہے وہ سب سے بلند ہے؛  
اور جو زمین سے ہے، وہ زمینی ہے، اور زمین کی باتیں کرتا ہے؛  
اور جو آسمان سے آتا ہے وہ سب سے بلند ہے۔

—کتنا ہی نیک انسان ہو، وہ زمینی ہے  
—اس کے جسم و خون میں زمین جیسی فطرت ہے  
اور چاہے وہ آسمانی چیزوں کو سنبھالے  
تب بھی واعظ کی زمینی فطرت کہیں نہ کہیں ظاہر ہو جاتی ہے۔  
مگر مسیح میں ایسا کچھ نہ تھا—وہ سب سے بلند تھا۔

- اور جو کچھ اُس نے دیکھا اور سنا، وہ گواہی دیتا ہے؛  
اور کوئی اُس کی گواہی قبول نہیں کرتا۔

!کتنی اداس بات ہے  
وہ بات کہ تمام لوگ مسیح کی طرف جاتے ہیں، یوحنا کو خوش کرتی تھی،  
مگر یہ حقیقت کہ کوئی بھی اُس کی گواہی قبول نہیں کرتا  
یا بہت کم لوگ قبول کرتے ہیں، اُس کے دل کو دکھ دیتی تھی۔

- جو اُس کی گواہی قبول کرتا ہے وہ اس بات پر مہر لگاتا ہے کہ خدا سچا ہے۔ **34-33**  
کیونکہ جسے خدا نے بھیجا ہے، وہ خدا کے کلام کو بولتا ہے؛  
اور خدا نے روح کو مقدار میں اُس کو نہیں دیا۔

—مسیح کے کلام میں لامحدود روحانی طاقت ہے  
، یہ خدا کے کلام ہیں  
اور روح القدس اپنی تمام توانائی انہی کلمات میں مرکوز فرماتا ہے۔

،۔ باپ بیٹے سے محبت رکھتا ہے **36-35**  
اور تمام چیزیں اُس کے ہاتھ میں دے دی ہیں۔  
جو بیٹے پر ایمان لاتا ہے، اُس کے پاس زندگی ہمیشہ کی ہے؛  
اور جو بیٹے پر ایمان نہیں لاتا، وہ زندگی نہیں دیکھے گا  
بلکہ خدا کا غضب اُس پر قائم رہے گا۔

پس یوحنا کے آخری کلمات کڑکتے بادل ہیں۔  
اُس کی آخری تقریر میں سب سے سنسنی خیز کلام ہے  
، اُن سب کے لیے جو مسیح پر ایمان نہیں لاتے  
"خدا کا غضب اُس پر قائم ہے۔"